

شیعیہ تحریر کر و ترقی

مذکونہ محدثین اور علماء کی کتب

پرچم

حندی سالانہ آنکھ روپے

قیمت فی پرچہ ۳۵ روپیے



TAMMER-E-HAYAT

Darul Uloom Nadwatul Ulama Lucknow (India)

مکتبہ دارالعلوم کی دوسری مطبوعات

سیرت حضرت مولانا بیگز علی روزگاری حَسَنَ اللَّهُ عَلَيْهِ

مسئلہ حجت میتوحت - علم حتشی کی روشنی میں

تألیف: مولانا محمد اسحاق صاحب سندھی نوی، استاذ طبلہ الحکوم روزہ الحکوم
اس کتاب میں مسلمانوں کی تحریک علمی و تحقیقی انداز میں ثابت کیا گیا اور عقیدہ حرم
ت کی اہمیت اور ضرورت کے تنازع علمی و فقی دلائل مدد و مفعہ کیا گیا ہے، ہر صاحب
عقل سلم اس کتاب کے مطابع کے بعد تم نبوت کا قال ہو جائیگا، قادریات کے ظلم میں
نعت الدین عقیدہ حرم نبوت میں شکر شہد کریم کے افراد کے حق میں یہ فاعلیات آنسویف
خنی کا ایک فلکیں ہیزار ہے ! قیمت :- ۴ روپیے ۵۰ تھے ہے

تذکرہ

حضرت مولانا ناصر حسن

لذ مرہ ۲۰۱۷ء میں حسنی نہیں
پندھوی صدی پھری کے مشہود مقبرہ بزرگ
والہم، لوئیں فرماتے حضرت مولانا افضل رحمان عج مراد
آباد کی سول صحیت احوالات، ارشادات و
ملفوظات ہجروں پاٹر کے بغیر خوبیں بنتے اور ہمان
معنوں ہوتے کہ تصنیف، شریعت سے میکھدہ کوئی
چیز خوبیں بلکہ این شریعت کی روح ہے، وہ حضرت
بزرگ دعیت کے جو یا اور یقین کے طالب ہیں
ان کیلئے یہ کتاب میش قیمت تھے۔

دہلی اور اُسکے اطراف

از مولانا حکیم سید رحیم الحنفی
سائنس بخدمت ستر و نفع اعلاء
یہ صنف درجت التدبیری کا ایک سفرنامہ اور
سفرنامہ ہے جو اپنیوں حدیٰ کے اندر میں لکھا
لیا تھا اس سفرنامہ سے انداز ہم ہر کال کذشتہ حدیٰ
کے علم، کس ثقافت اور ملک کے حال تھے اور
ان کا مطالعہ دعکت، دیسیع، تمنی اور پختہ تھا، اب
کو اس سفرنامہ میں شروع و سchluss کا ذوق تسلیم، گھری تباہی
و اقیمت، سلاسلِ اصراف اور انکی شاخوں اور
تصویر پر احتداح، مسخر میں لی آفسیقات اور
انکا بیون سے آگاہی اور ان کے مسلک اور ہمہ
کے نشانات جو ابجا طبع ہے تمہرے بخدا، معین

جزء العـنـون

لہ مروہ ناچھر رائے بندوقی، سنتا وہ اسلامی نعمت مدد
یقیناً فیصل کوئی شک کتاب خیز بلکہ یہی سیرت قرآن
ادب ایلی رہ جائیں۔ خود بحال ہے اسکی وجہ
لی جسرا فیض ایسیت ایسا تھا مگر دینی احادیث ایسیت بھی^۱
خوبی کے سامنے آجھا آتی ہے۔ اس سلسلہ کی قدم و جدید
مذکول ملحنت سے استفادہ کیا جائے۔ ایک مقام اتنے تقدیر
کیلے کیسے کھو جائیدن؟ ایکی پہنچ کے لیے ہیں اور جب بھرپور
دعا اپنی تھکھی دیتے گئے ہیں، اسکا تذکرہ عالم عربی
کے انجمنات نے اچھے امانتیں لیکر ہے، دوار المسٹر
معقول احتمال کے ضاب میں جس دخل ہے، ملپٹے موجود
بایک خود کتاب۔ قیمت ۵ روپے۔

طبع اعظم

حضرت فولانا محمد يوسف (رحمه الله عليه)

سوانح جات اور تبلیغی زندگی پر
حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ
کے بند فرمودہ کتاب سوانح دو لالا محمد یوسف راجہ

مولانا محمد نافع
قیمت ۱ روپیہ
جلد خو صورت ذست کور ۲۲-۱۸ صفحات ۱۲

شاعر کی ذہنیت اور اسکی استعداد

بنیادی طور پر دنیا میں نہ کوئی نیا جذبہ ہے اور نہ کوئی نیا خیال

محض شاعر کی الفرادیت امداد بیان کے ساتھ ساتھ جذبہ دخیال کو بھی انی صبرت
میں پیش کرتی ہے۔ اگر شاعر نہ تھا انی جہت سے کہا ہے تو شرمنی اسکی صورتی
یکتاں کی طرح اسکے باطنی تاثرات کا ہوتا لازمی ہے۔ بصورت دیگر محض مشق دعاوار

اور قافیہ دردیف کی مدد سے اگر دوسروں کے خیالات و جذبات کو تنظیم کر دیا گیا ہے تو وہ

کتنا ہی کامیاب کیوں نہ پڑ کھلائے جائی کا حق نہ ہو گا بلکہ اگر کچھ کہا جاسکتا ہے تو من

ایک کامیاب نقانی۔

شاعر نے شروع دب میں اسکی زندگی کا پایا جانا بھی لازمی ہے، اس کے

علاوہ شاعر کی ذہنیت اور اسکی استعداد کو بھی پاکیزہ اور بلند ہونا چاہئے اسکا

لئے کہ اگر شاعر نے اپنی الفرادیت کا حق ادا کیا ہے تو اس کے کلام میں اسکی ذہنیت

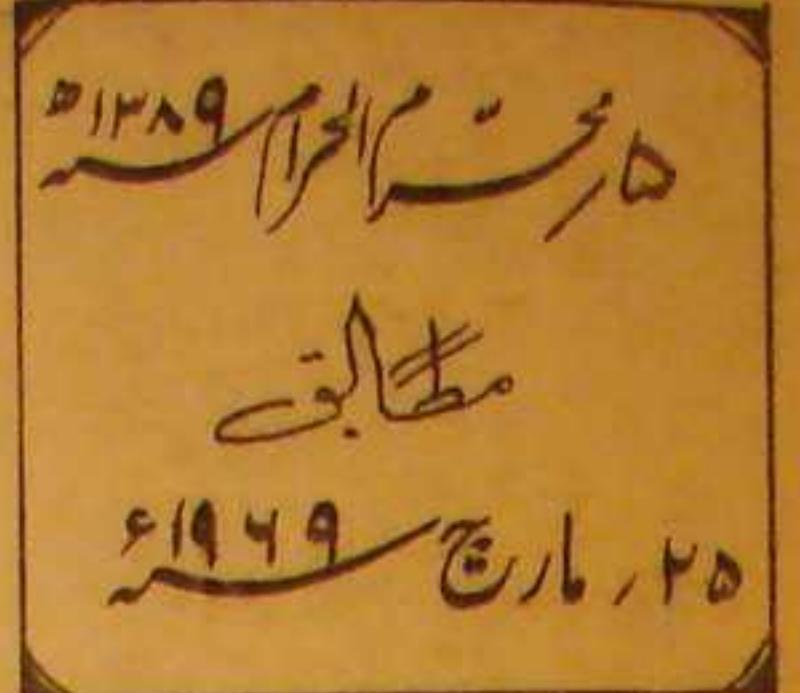
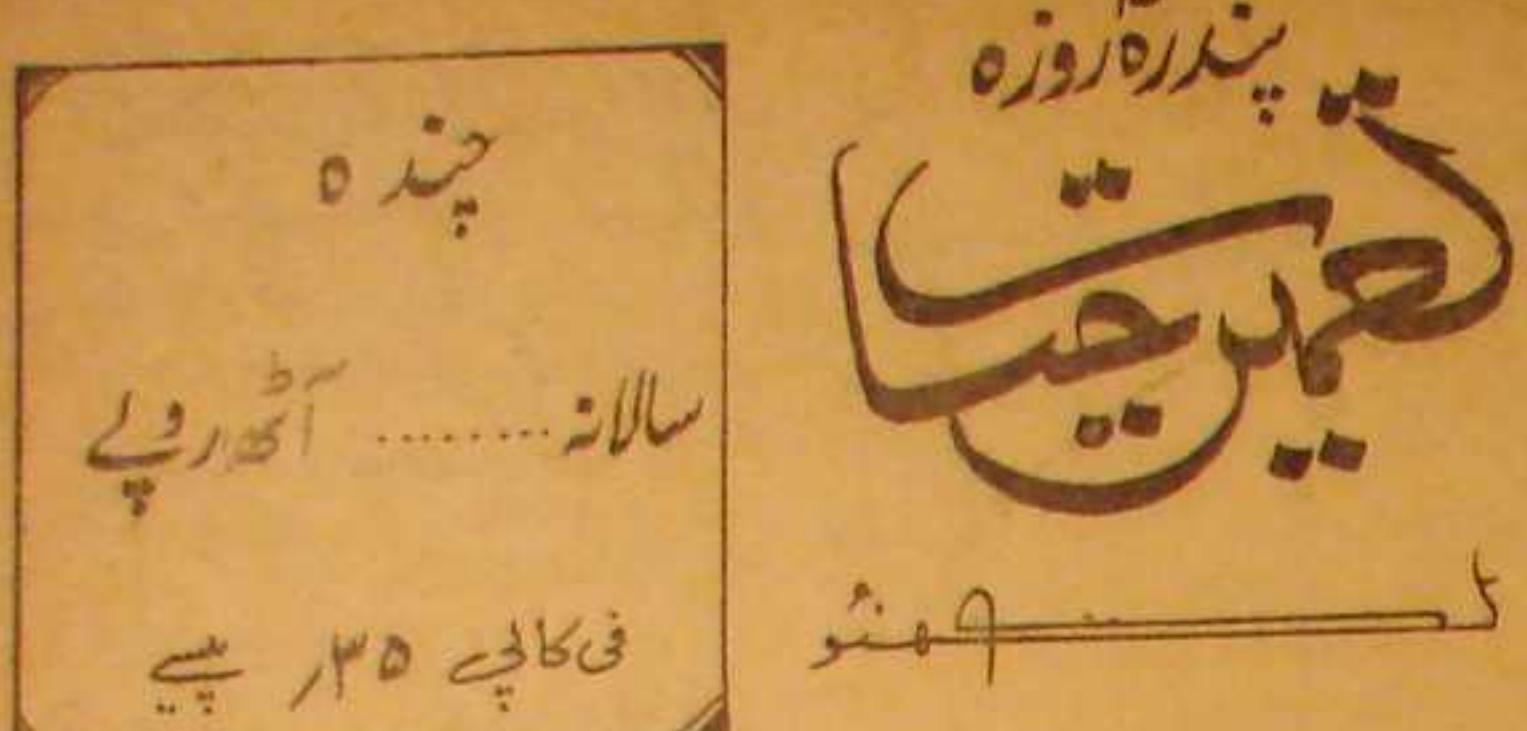
و استعداد کا پرتو مگا۔ اس صورت میں اگر شاعر پاکیزہ نفس دیعی النظر ہے

کیسا تھا ساتھ دینے میں معلومات بھی رکھتا ہے تو اس کے کلام میں اس کی تمام

مزاجی خصوصیات کی جھلک نمایاں طور پر موجود ہو گی۔

حکمر مزاد آبادی مر جم

متقول از (حکلابان حرم)



شعبہ تعمیر و ترقی دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ	شمارہ نمبر ۱۷
---	---------------

بسم اللہ الرحمن الرحيم الرحمن الرحيم

ہمارا حقیقی مسلم!

از سعید علمی مندو
صلاؤں کا حقیقی مسئلہ ہر دوسری یہ رہا ہے کہ "خبر است" کی میزانِ رسمیت اتنے بیس یا نیم ہے اس مسئلے
قطع نظر کے جب بھی یہ امت فروعی اور جزوی مسائل میں ابھی، اور چھوٹے چھوٹے مسائل کی بھول بھیوں ہر گھنی،
تو فتنیں الہی نے اس کی کوئی مدد نہیں کی اور وہ خیر است کا کو ارادہ کرنے میں ناکام رہی، مگر آج بھی یہاں سب سے بڑا حقیقی
مسئلہ ہے، اور یہ سب سے بڑی حقیقی مسئلہ رہے گا، خواہ ہم اسکو کتنا ہی ناتقابل اتفاقات نکو کریں، اور اس کو فراہم کرنے کی
حقیقی بیکاری کریں،

جس امت کو یہ لغت خالی کائنات کی طرف سے عطا کیا گی۔ جس کی حقیقی زندگی سے بھی باخبر کیا
گیا ہے، اسکے کیسے نہ کہا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری سے غافل ہو کر اور اپنے فرائض کو فراہم کر کے خیر است یا قبیل ہے
او رفتہ خدا ندی کی حقیقی و قویں الہی کی ضرورت اور قرار پائے۔ رشاد الہی ہے،

کنتم خیر است لیکن اختر لذات تأمین: المعرفت تم وکل ایجی جماعت ہو کر جماعت یوگی ہے تھوڑی تیک
و تھوڑی عن امتحنک و تھوڑی نیست بی اللہ۔ کاموں کو تھلے ہو اور بڑی ہو تو کوئی ہو اور فرائض کو تھلے ہو۔

گویا اسی امت کو ساری قوموں اور اہل عالم کی امانت و پیشوائی اور قیادت درہ بنا کی کے منبع سر فراز فرمایا
گی اور بتایا گی کہ تمام دنیا کی پریست درہ بنا کی اور قیادت و زعامت امت مسئلہ کے ما قبیل دیوبی گی ہے، اور اسی عقد

سے وہ اس دنیا میں ظہور پیدا ہو گی۔ اسکے جب تک وہ اپنے فرائض کو پہچان کرے ایجاد دی رہے گی اور اپنی حقیقی
ذمہ داری کو پوری کر رہے گی، امانت و قیادت کا سارچ اس کے سر پر رکھا رہے گا، لیکن جس دن وہ اس ذمہ داری
کو فراہم کر کے اور اس افسر لیڈر سے منہ موڑ کے تابع تیادت کو اپنے سرے تاریخی کی، اس کی کوئی حیثیت اس دنیا میں

— وہ سری قوموں کے مابین باتی پیشہ رہ جائے گی، اسکے کسی ساری خوبی اور بلندی اسی کل امانت سے قائم ہے

اور جب بھی یہ کلاہ تیادت اس کے سرے اتری، قوموں کی صوف میں اس کی کوئی اہمیت باقی رہی اور اس دنیا کے بازار

ہیں اس کی کوئی قیمت۔

موجودہ دوسری میں مسلمان ہر جگہ اور ہر خط اور میں کیوں بے حیثیت ہیں؟ وہ دنیا کے ایک رقبہ رکھتے کرنے

اوہ دین الادوی میں صحت یعنی کے باوجود اس کا قدر تکریر و اسکے ملکب کیوں ہیں؟

اس مسلمان کا جو ایسی نیت کے تھیں کسی خلیفہ علیہ السلام اور مطلق تحریر کے محدود نہیں ہے۔ اس کے حال کا جواب

بالکل واضح ہے کہ جس لاماؤں نے اپنی حیثیت کو بدلاؤ اور اشرغلکاری کی حیثیت کی گیا تھا ایسا جیسے اسکے ملکوں

اوہ بھی ہاں ملکر بدلایا اور تقویٰ کے ساتھ قائم ہو رہے اور اس خوبی پیش کیا کہ ایجاد دی رہے الامم میں اور جو اس کا

ترتیبے مفہما میت

- اداری
- یک دو ساعت مجھتے با اہل دل
- اہل اسلام کے ادفات
- اسلام کا نظریہ عدل و سزا
- بگر۔ ایک عب و ملن تاجر
- مولانا افضل علیؒ
- نقش
- فقہ مسائل
- مولانا عبد العلیٰ افسیر بادی
- برہشم
- وہیں سے چاند تک

کیا اسلام میں وحشیانہ سزا میں ہیں؟

(اذ۔ محمد اشرف ایم۔ اے، صدر شعبہ عربی اسلامیہ کام بخ پشاور)

اسلام کا نظر کیسے سکول و مرزا

بھروسوں سے خطاب کرنے کو کھڑے ہو گئے۔ اور ارشاد فرمایا۔
”کفر میں سے پہلی قسم اسیں اسیں لے لے چکر ہے۔
جب ان میں سے کوئی شریعت آدمی جو رہی کرتا تھا
تو اسے پھر رُویا جاتا تھا۔ اور جب کوئی میہنف
جو رہی کرتا تھا تو اسے سزا دی جاتی تھی۔

آپ نے پھر فرمایا:
دایم اللہ نواز — خدا کی نعمت اور

فاطمۃ بنت محمد
عہد

سرقت لقطعہ
کی جگہ عاطل بھی چوری
کرنے تو

یداہا۔ (بخاری۔ ابو داؤد)
ترذی۔ نبی (صحیح البخاری)
ص ۲۵۹ (۱۳۷۰)۔

بائی مسانی عدالت میں معاملہ پہونچنے

سے پہلے پسندیدہ ہے

فام اعلان بتوت خاکار،

اپنے دریان ایسے (رجوں)

معاف فوا الحمد ود
بین حکم فنا بالبغضی

من حدا فتمتیں
وجہ —

و حجہ —
رحمہم العضاشد

ص ۲۰۰ ج ۱۔ ابو داؤد
و معین جاء و قال اللہ ہبی

فناجے۔ —

— صحیح

حضرت محمد رسول اللہ سے اللہ علیہ وسلم کے

زیادتی ایک مخزوں قبلہ کی ادنیٰ گھرانے کی حرمت
نے جو ری کی، قریش نے اس کے خالدی شرافت و

مقام کی وجہ سے یہ بھاگ کر اس کا ہاتھ کا طالبی، تو
اس کی شان کے مناسب نہیں کر سکیں۔ اور افراد بھی

اچھے نہیں ہوں گے۔ (و گیا آج لک کے سیاسی لوگوں
کی اصطلاح میں ہر دوست پر دوست نہیں ملیں گے۔)

اوہ عدل والفات کی ترازو دکھر جال میں سید صادقنا
دکھا جاتا ہے، اوہ عدل کرنے والوں کو محبوس رکا
مزدہ سنا جاتا ہے۔

لہ ایک دوسرے تمام پر آپ نے فرمایا۔ جس
کی سفارش اللہ تعالیٰ کے حوالہ ہے جسی سے کوئی حد کے اجراء
میں حاصل ہر جمی کو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کا معاملہ
یا خلافت کی۔

اور دیگر دیکر، کیا تمہیں پسند نہیں کہ اللہ تعالیٰ
تمہیں بھی معاف کرے، اور وہ بخشش دالا در حرم
کرنے والا ہے۔

”مسدر ک حاکم م ۲۷۲۔ قال الحاکم
هذا حديث صحيح الاسلام دلخواجی جاء
قال اللہ ہبی صحیح۔“

دوسری روایت میں ہے:

قال فتاویٰ الحلال و حلال کا فہرست مخا — جو
ایک نے فتاویٰ الحلال و حلال کی مصافت کا پر اسے اور جو اس
اللہ تبارک و نبی کی مصافت کا پر اسے اور جو اس
بر قانون اسلامی کا بنیاد ہے۔ اسلام کا حدا عین
رحت ہے لیکن معاشر عالم کے لئے اس کی حکمت
خشی ہے، کہ قانون کو ایسا بنایا جائے جس سے
فارطہ طباۓ سرکشی نہ کر سکیں۔ اور قوم افراد کی وجہ
سے نفعان نہ اٹھائے۔

ابن سود کہتے ہیں کہ حضور اور رسول اللہ علیہ وسلم
کے پاس ایک چور لایا گی، آپ نے اس کے ہاتھ کے
کاٹے کا حکم دیا (چور کا ہاتھ کٹے دیکھیک) آپ کا
بہرہ ”ریغ و غم“ سے متغیر ہو گیا۔

صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ ایسا معلوم ہوتا
ہے گویا آپ نے اسکے ہاتھ سے کاٹے کو ناپسند کیا۔

آپ نے فرمایا کوئی چیز بھی اس سے
مان ہے دکھی مجرم کے ہاتھ کٹنے پر بجہ نہ ہوں ()

اوہ عدل والفات بتوت میں پھر جو خالدی قریش میں تدبیر
کی کہ حضرت اور رسول اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کے چھتے
معاف نہیں کرنے والے اس کے ہاتھ پہونچنے سے پہلے اسے

اسامہ بن زید کو سفارش کئے تھے۔ جیسا کہ
آپ نے بات کی تو آپ کا رنگ حقہ سے تغیر ہو گیا اور
ام (عنینی حاکم)، تک معاملہ پہونچ جائے تو حاکم کو یہ مرگ
جاز نہیں کر دے حد (اللہ کی مقرری) ہوئی سزا (کوتا)

آپ نے فرمایا:
کیا اللہ تعالیٰ کی مقرری کو دیں۔

انفع فحد من
حد وحد اللہ۔

کم سفارش کر دے

ان اون کے کھول دیے ہیں۔ مزدور
کان طاب علم۔ نوجوان پورے سب
کے مدد کرنا اور جعلی کام کرنا
آسان کر دیا گیا ہے، اسلام نے
وہ شخص و محبوب ہے، البتہ اگر آپ
کے پاس ایک بھی مکان ہے تو وہ اپنا
اد قوم دمل رنگ دشکے ایسا کے
بیرونی کو اس کے ساتھ جعلی جو اچھے
طریقی کی حدت ہے الحلق کا مکھ
عیال اللہ فاجمعم المد
الفغم لحالہ۔ یعنی ساری مخلوق
خدا کا کہنے ہے پس اللہ کو وہ شخص سے
زیادہ محبوب ہے جو اس کے کہنے کو زیادہ
تفہم پہنچائے۔ حتیٰ مرحوم نے کیا خوب
کہا ہے

یہ پہلا بیت یہ مزورو
ہے کہ جو چیز آپ وقت کریں اس کی
خانخت و خزانی کا کام ایسے لوگوں
کے پر کریں جو اس کا فائدہ ہر پر
کر جائے کہ جائے رفاه عام میں خوب
کوئی اور انتہائی امانت داری سے
کام میں اور متوسط اوقاف کو جو دوسرے
اہم اخترس اور پانہ تبریز

دوم — یہ کوئی موتوز چیز
خانہ کشی ہے، خانہ کا مطلب یہ
ہے کہ سارے انسان اسے کوئی مادی نیاز
کے لئے یہ کام کیا ہو اور اس میں کسی
ٹرین نام، منڈ و کشتہت کی خواہیں
بھی ہوئی نہ ہو، اگر یہ نیک نایاب
خیر کے غنیمت لازماً حاصل ہو جائے تو
میوب و غیرہ بھرپوری ہے۔

وہ میساں کے بیت ہے اسے ایسا کا
کو خلوق ساری کر کر خدا کا
ہونا مزورو ہے۔

اہنے اسی بیت میں رفاه عام
کے کاموں میں بلا قریب تر مذہب ملت
خیروں لا کچھیزیوں کو عام کرنے کی ہے
وہ مدد قاتم کے ایں جائیداد اور
دھرم خاتم اللہ ارجوں بغاہرہا
صاحب تردد ہونا مزورو ہے۔

غريب آدمی کے لئے امور خوب میں حقد
لینا مزوروی قرار دیا ہے۔ اسلامی اوقات
یا خیر و لطف یہ سے بھی اس طرح کی
خدمتیں کر سکتے ہیں۔ ایک بار کچھ لوگوں
نے خدا کی راہ میں وقت کرنا ہوں
اس کے مومن حق تعالیٰ کے لیکن مل
کا خدار ہوں۔

ای طرف جب حضرت عمر بن عبی
حضرت کی زین وقت کر دی تو فرمایا
کہ عبیانی مرفت الہ علیہ وسلم نے فرمایا
وہ سر ایسا میرے پاس نہیں ہے۔

فائدہ ہے اسی کی وجہ سے اور جو اسی کو
زادہ ہے پہنچے عمل خرہے۔ پھر آپ
نے اسی اسی کو تمارت لے تھے
بھی صدقہ ہے۔ اچھائی کا حکم دیا جبکہ
ہو جاتی ہے کہ انسان کو فدائی کیا ہے
صدقہ ہے۔ لاستہ سے ایسی دفعہ کا

شاندینی بھی صدقہ ہے اور برائی سے دوکن
وقت کرنے کے بھائے بھرپوری سے ایسا کیز
کے سیلہ بندی کو ہم کا اسی کیز
لیتھی سے بھیزیں وہنے وقت کریں چاہیے
پس اگر آپ کے پاس کمی قریب دھاری
الزمن اسلام نے خدا کی مکانات
پس اگر دستیں کاوسیں تیار کریں تو ان۔

دوسری صورت میں جتنا عذاب
مدد میں پہ جائے وہ اس اور ناکیز
کے سینیا بندی کو ہم کا اسی کیز
لیتھی سے بھیزیں وہنے وقت کریں چاہیے
خدا کی اگر دن پر بھی پہنچا۔

تسبیح سے بات یہ مزورو
کے لئے رہی کھنڈی زین یا گل پڑا کی
وقت کرنے کے بھائے بھرپوری سے
بھی صدقہ ہے، وہ آؤ میوس کے دریان
لیتھی سے بھیزیں وہنے وقت کریں چاہیے
پس اگر آپ کے پاس کمی قریب دھاری
الزمن اسلام نے خدا کی مکانات
پس اگر دستیں کاوسیں تیار کریں تو ان۔

حکر ایک محترم شاعر

محمد نعیم صدقی عقی صدیق ندوی رفیق دار المصنفوں اعظم گداہ

اخلاص کی اڑی بھتی خلوق سر را
بے گو روکنی خاک پر سفرد بھجو رہا ہوں
بجوس کا ترپنا، بلکنا، دہ مسکنا
ماں پاپ کی ماں وس نظر، بیکھر رہا ہوں
بے چڑی، بیروی افلک داغلائی
ہے شامت اعمال جھرد بھجو رہا ہوں
ان ان کے ہوتے ہوتے ان ان کا جو شر
د بھجا نہیں جاتا مگر دیکھو رہا ہوں

چکنے اپنی لگاہ بھیرتے دیکھو یا تھاکر
اخیار کی حکومت کا سرزینی ہندسے رفت سخت
بندھنے، الائب چنانچہ قوم کو اس کا فراز جانفڑہ
ناتے ہوئے کہا ہے

ارباب دلن کو بیری جاب سے پہنچڑہ
اخیار کو بھجو زرد بیکھر رہا ہوں

اور پھر ۵۵ اس تصورے کیتی درست بھوک
کرتے ہیں کو جلو سی اس سرزینی پر اپنے کی حکومت

کا آتاب طلوع ہو گا جسیں آزادی اور بھی خوش
و بخت کا دور دردہ چوکا ہے

رحمت کا چکنے کو ہے پھر سیر تباہ
ہوتے کہ اس شب کی بھجو زرد بھجو رہا ہوں

بیداری، آزادی اور خلاص و بخت
اک خلد در کو خوش نظر بھجو رہا ہوں

اپنے گرد پیش اور ملکی حالات و تصریحات سے
ٹکو چکنے پڑتے ہوئے اور دیں کے ہوئے۔ نیکی

پاکستان کے ساتھ اس وقت سے شرکر، اور ادبار، ہمکر
کو ہندوستان کے ساتھ اس وقت سے شرکر

خیکو بھجو تاڑ پڑتے ہیں۔ آزادی کے بعد لکھ جس

خواہیں انقلاب سے دیوار ہوا اس سے تک کا ہر
شاغر تاڑ ہوا۔ اور اس نے اس رہنمائی کی

اپنے جذبات نظری کا اٹھا کیا۔ جوکہ جیسے حساس

شائع نہیں ان واقعات پر خون کے آنسو ہائے جسیں۔

لکھ کو آزادی ملے کے ایک سال پوچھی جو لکھنئی

کے نئے کمی مرتبہ پاکستان گئے، لگ بھر بارائے چنی

کی طرف لوٹ آئے۔

وہم کو بیدار کرنے کی بھروسہ کیا ہے یہ نظم آنسو گی۔

میں شام ہے۔ کچھ اخبار ملاحظ ہوں۔

جس کے مالی اگر بنا لیں جس کے موافق خوار بھی

جس میں اسکی ہے ملٹ کر چکنی کی روحی بہادر بھی

نیکم آئے۔ جسی طب را، دخت میں سایہ در بھی
مگر وہ اس بھکھرے چھوٹے ٹیکنے پر بگ بار بھی

اگرچہ آزادی میں بھر جکالیک سال کا مل

سکر خود اپنے دل کے باخوبی خفاہ نہیں کا رہا ہیں۔

خدا اپنی بھی کے پا تھوں رہے تباخ بھت ہے۔

اسلام نے دلن کی بخت کو ایمان کا جزو قرار
دیا ہے۔ اس نے چھلک شراء اس وقت سے متفقہ
زندہ بھیں صحیح معنی میں اسلامی تعاونیں کہا
جاسکتا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اردو شراء کو ہندوستان
کے ساتھ بھیتے سے شفیقیں رہی ہیں اور اسی بتا پر
ان کے کلام میں اس کی بھاری موجود ہیں۔ ارادو
میں بکثرت تقریات ہیں وہ اپنے دلن کو بھار جاویں
عطای کرنے کے لئے برا بر جو جہد کرتے ہے۔
آخوندگی کے ان ممتاز اہمیت اور شرعاً
میں جن کے رُج و رشیہ میں ہندوستان کی بخت
نے ہندوستان اور اس کے دریا، پہاڑ، صحراء، شہر
ساری مخفی۔ تجھگر مراد آبادی کا نام سرفہرست
باغ و پھول اور پل میوے وغیرہ کے گن کا کئے
ہیں اور انہیں دنیا کی تمام چیزوں پر فوکت دی
سرزین ہندسے دلبتر ہوئے کو ترجیح دی، ہیاں
کی گلگ و جن کے ساحل پر گھاٹشت کرنے میں
لعل کی نیلاج و بہبود پر ہر ہر کام پر شرکت ارادو
کے میش نظر ہی۔

ایک اپنی قلم نے بہت صحیح لکھا ہے کہ اردو شراء
پاکستان یہو نئے نئے اور دیں کے ہوئے۔ نیکی
اور اس زمانے سے وہ اس کی بخت کے تزانے کا نئے
میں ناکام رہیں، پاکستان میں ان کے دوست
پیدا بھی نہ ہوئے تھے بلکہ وہ قومی ترازوں سے اہنگ
و، جاہ، اعزہ و اقر بار اور قدر داں پھیم برہا
تھے تکین تھکنے اس طرف زگاہ غلط اندماز
بھی نہ تھے، مودوی اسکیل میرٹھی، مولانا حاتھی
نادر کا کورڈی اور دوسرے بیسوں شراء کے
ج دلن کے تزانے کے شاہہ ہیں، موجودہ دور میں
سر اقبال کا تزانے تھے بچے کی زبان پر ہے۔

بچی دہر ہے کو جگنے اپنے ہمیں کے مالیوں
برنکتہ چینیاں بھی کیں، ان کی نیز شوں کی نشانی
کی دل وطنی رداداری اور بخت ایک سلسلہ حقیقت ہے
مشنوی "ز سپہر" میں ایک سلسلہ باب ہندوستان
کی خوبیوں پر لکھا ہے اور یہاں کے ملک بانشندوں
کے علم، آرٹ اور سہر کی تحریف میں اپنی شاعری کا
پورا جو ہر کھلایا ہے۔

اقبال کو فرق پرست شاعر کہنے والے لوگ
میں ہیں قوم پروری اور دلن دوستی کے جذبات
پوری شدت سے کار جرا کھلائی دیتے ہیں۔
کیا "نیا شوالہ" "تزادہ ہندی" اور "ہمال" وغیرہ

فیصلہ کیجئے کہ اسلام پر اسلام دھرتے دلے خدا کسی
نشانے کے مکان پر کھوفتے ہیں کیا یہ وحشت نہیں
کہ رہائی کی پارٹیتھ تھلڈ زبانیں دے گا۔
اور جسی سے ایسا قابلِ حد (دستنا) خلیل سرزد ہے
فہرست سلیمان خود جو دبا کر کے ہے، اور غفل و داش ان
کے کرے داں پرست سمجھی اور سامن کرنے ہے۔ اے دنیا
کی "مہرب ترین" "قوم اور قدیم زمین پاریتھ میں
جہاڑ تھیں کا پرواز دے یعنی ہے، حضرت عمر کے
جسے اس نے سمات کر دیا ہے۔

و ترددی۔ بحق الغاذہ (۲۱)

تفسور آخرت وعدہ پروری

سلاموں کے معاشرہ میں اسلامی "عمل" کا اجراء اس
زمیں پر فخری زیادہ آسان ہو جاتا ہے اور آخرت کی جزا دزا
کا تصور حالم و حلم۔ میں وہ طالعہ دونوں کو حق دعوی
پور بنا دیتا ہے۔ اسلامی عمل والفاظ کے جل پبلڈوں اور
کا جائز ہے۔ ہمارا انظر ہے کہ گارڈنیا میں کوئی
شخص کسی طریقہ کا ہاؤں کی گرفت میں نہ آسکا۔
یا اس نے جرب زبانی یا کسی جلد بہانے سے اپنے حق میں
فیصلہ کر دیا تو آخرت میں اسے اپنی پڑی پاہنس
ٹھیگی، صحاج میں ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میں
ازیں زنجیر پا ہے۔ تاہم امید کرتا ہوں کہ اسلامی عمل
کے بھی زادے اپنے ساتھ آگے ہوں گے، اور جذافی
قانون اور اسلامی عمل کی چند مخصوص دنبادی با توں
کی وفاحت ہو گئی ہے اور اس کی ایضاہی شان اور
بہسا نہیں جاسکتا۔ شخص دوسرے سے زیادہ
و ہجڑو اپنیں پر بڑی ایک حد تک نہیاں ہو گئی ہو گی۔
(پرہنہ بناء، میٹھے ہو، اور اس کی (چرب زبانی) آتے ہیں
کاہری دلائل کی وجہ سے) میں یوں بھجوں کو دہ سیپیا
میں وحشیانہ بہیا نہ اور ظالمانہ نہ امن کیوں ہیں، کا
یا جالی جواب تو میری گذشتہات پر غور کرنے سے آپ کو
خود بخوبیں جانتے ہوئے کہ اسے عادلانہ اور بخدا تی قانون
کے منتقل ایگمان کرنا ہے اسی غلط ہے اور کہنا
انتہائی دیدہ دلیری اور دیدہ ذہنی ہے تاہم چوکریوال
انٹھا یا جارہا ہے۔ اور ناواقفوں کو بہکایا جا رہا ہے۔
اس نے کچھ باتیں اس میں بھی عنصیر کر دیا ہوں۔

زدل انسان اور دل کا پر لشتن

پرسوں ہی کے ایک اخبار "جنگ" میں ایک
سرخی پڑھی، دنیا کا بہلہا "بزدل انسان"، یہت ہوئی
کہ "شیر دلوں" کی دنیا میں یہ بزدل کہاں سے آیا
دیکھاتو تفصیل سمجھیں کی ای کر ایک دل کے مرضیں کا
دل کاٹ کر ہر بہانہ دشیفیں ڈاکٹر ہماج نہ ہیاں
پہلا "بزدل" سمجھیں کے دل والا انسان دبوری
آیا ہے، ابھی تو ایک "بزدل" کا ظہور ہوا ہے۔ دیکھی
کہ "سور دلوں" اور "بندر دلوں" کی قوچ طعنہ
موج انسان دل والوں کو جوہست کے میدان میں
ہمیشہ کے لئے ختم کر کے انسانیت کا کامل جاہنہ نکالا
دیتی ہے، ابھی تو مرفت ملوب خدا زیر طلب قردا
(بندر) کے بیلک تامن کے جبارے ہیں آہ! رددی!

کی عالم میں کہہ گئے متع ع
دل فراز عرض باشد؛ ریت
(ماقا ائمہ)

گیانا جاہنکی کا حق لینا گل کوئی رکن نہیں
جس کی نہ آخرت ہے۔ اسی طرح ہے اس دنیا
میں اپنے کئے کی نہیں کی جائی۔ آخرت کی نہیں کے وہ بچے
جسے کچھ کو اس بات کا ایں یقین تھا کہ وہ اے
برسگدباری جس میں مزاؤں کا اجراء، اس نے کہدا
لختے کہ وہ زندگی اور آخرت کی سزا سے پر جائیں
حدو میں اور جل سکم کا ارشاد ہے کہ
"جس شخص سے ایسا خلیل سرزد ہو جائیں پر جو

ہمارے ہیاں دنیا کی دویں بھی، ستمنے
میا ہر کی طرح "انترنیا" کی بادشاہی کو قیادہ
خدا ہیں قیصر نہیں کر دیا۔ کہ دنیا کا افغان اور سواد
دنیا کا قانون اور ہے۔ ایک کی اسزادی نیا میں دی

چائے اپنے کی آخرت ہے جا کے۔ ہمارے ہیاں

ذمی پر فخری زیادہ آسان ہو جاتا ہے اور آخرت کی جزا دزا

استعاظہ حل، کہیں ملکی زادگی کتنا تو جواز سے نہ از
نیگی دل اسی کے حق دھان کی تفاصیل کی تفاصیل میں کوئی

یا اس نے جرب زبانی یا کسی جلد بہانے سے اپنے حق میں
فیصلہ کر دیا تو آخرت میں اسے اپنی پڑی پاہنس

ٹھیگی، صحاج میں ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میں

ازیں زنجیر پا ہے۔ تاہم امید کرتا ہوں کہ اسلامی عمل

کے بھی زادے اپنے ساتھ آگے ہوں گے، اور جذافی

قانون اور اسلامی عمل کی چند مخصوص دنبادی با توں
کی وفاحت ہو گئی ہے۔ اسی طرح تو اسے بچکے

خون آگ کا ایک گلکا ہے۔ پس چاہے تو اسے بچکے

ادھر چاہے تو جسمہ را دے (بحق الغاذہ ۲۱)

آخرت کی ستراء

باقیہ د۔ "فقہی مسائل"

ا جناب دا اجج ۷

۵ خادی میں غیر مزدہ میں سمجھ کر مجھے لے گئے میں
ڈالنا چاہزے ہے لیکن خس نہیں، احرار ادا دی ہے، اور
اگر مزدہ میں سمجھ کر ڈالا جائے تو درست نہیں کہ مصحاب
ہوتا ہے۔ لیکن یہ سمجھ جاگر کا ایک بڑا کمال ہے کہ انہوں
رمی اللہ عنہم اور حضور اور مسیح امداد علیہ وسلم سے کیسی
ثابت نہیں کہ خادی کے موت پر کی کے مجھے لے گئے میں
کی غول کے ساتھ میں مُحاکامے: "ساقے خطاب"

ڈالا گیا ہے۔ البتہ سہرا ہر حال میں ناجائز ہے کہ یہ

روغون کا طریقہ ہے۔

۶ درست ہے لیکن آج کل یہ رسم اور مزدہ میں

پہنچا ڈالنے کے کچھ متفرقہ وشارا ملاحظوں میں

یہ سنا ہوں کہ پیاسی ہے بہت فاٹ دین ساقی

خدا حافظ پڑائیں باندھ کر سے کفن ساقی

سلامت تو تیر میخانہ تیری انجمن ساقی

لنا کر غیر محترمات اور غیر محترمات کا بدن پر

فرزادیا ہے، نیز نہ کامیش ہے، اجنبی مرد کو بلا

فرودت مژگی چھوٹا جائز نہیں۔

فقط اللہ تعالیٰ اعلم

(کتبہ، خطبہ محمد بن علی عن)

آخی شریعت سے

بده جام سے باقی کرد جتنے خواہی بافت

واد مصل لگنا و ملائش چین ساقی

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی نظریں ہیں جن میں

جسگر کی دین وستی اور قوم پردوی کے مذہبات پائے

جات ہیں، یہاں اس کا استعفای مقصور نہیں ہے

اوپر خداوار کی ایک مشت کے طور پر اس کی جھلکیاں

پیش کی گئی ہیں۔

جو سیرا یا بھی اپنے تواریخ میں اسی میں

بھج دو رہے اس نام پاک تر درسیاں میں

بھجوائے نہ سیرا مذاق شردن ساقی

کے مذہبات کا اظہار کیا گیا ہے سے

خدا کے کہیے کہ تو رازگار آئے

جو سیرا یا بھی اپنے تکمیل کرنے والے

پہنچائے اور اس شان کی بیمار آئے

کچھ بھی ہیں کا نہیں کچھ بھی بھاگ دئے

وہ خوش ہو کر خود رخوشی بھی وضیں کرے

وہ نہ مگر ہو کر خود زندگی کو پس کرے

وہ نہ مگر ہو کر خود زندگی کو پس کرے

کچھ جو چھوٹی تو جسم ناز کی جو شو

کل اگر کافی پیش کر دیا رہے یار آئے

اہ پڑھانے ان سیا خداون کو جو نہ نہیں میں

نیات میں اڑتے ہیں، غماطلہ کر کے اس چین کی

بہار جاؤں اسی وقت برقرار رہے گی جب اس لیک

میں اخیشور کے تخلیتوں کے حقوق کی پوری پوری۔

پاسجان کی جائے اور اب تک ان کے ساقی کی گئی

نیادیوں کا خاتمہ کیا جائے سے

جس چین ہیں جس کے گوشہ گوشہ

کہیں بہار نے کہیں بہار آئے کہیں بہار آئے

کوئی ہو جام بکن کوئی سرشار آئے

خداوں و مدد و مددات دل میں گھر کریں

نیز کو ذکر زبان پر ہی بار بار آئے

نیز صاف ہوا تو غیر ملک ہے۔

کیا کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۷ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۸ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۹ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۱۰ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۱۱ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۱۲ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۱۳ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۱۴ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۱۵ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۱۶ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۱۷ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۱۸ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۱۹ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۲۰ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۲۱ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۲۲ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۲۳ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۲۴ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۲۵ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۲۶ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۲۷ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۲۸ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۲۹ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۳۰ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۳۱ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۳۲ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۳۳ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۳۴ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۳۵ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۳۶ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۳۷ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۳۸ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۳۹ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

۴۰ دماغی کام کرے والے مشاہد مل میچ، دکیں، انجینزروں

کے لیے ایک تختہ بہر کے لوث استعمال کر سکتے ہیں

کوائف دارالعلوم

غزل

از قم سبھلی دھلی

ہم نے جو محبت کا کبھی نام لیا ہر اس دور کے شخض نے دیوان کہا ہے
ہم نے جو محبت کا کبھی نام لیا ہر گلپیں کا معاہدست تم پیشہ طبعا ہے
مہنگی ہے اس طبلاء دارالعلوم کی انجمن الاصلاح کے
منتسب اور ایک طبلاء نے ۲۵ ذی الحجه کو اپنی انجمن
کا افتتاحی مجلس زیر صدارت حضرت مولانا یہودی عین می
ندھری ناظم دارالعلوم ندوۃ العلماء کیا، ایجمن کے مختلف
عہدیداران منتخب طبلاء نے انجمن کے مقاصد و غواہ
مقابلے پڑھنے، آخر میں صدر موصوف کی پرفس
اور قیمت مشوروں سے بصر پور افتتاحی تقریر
صدر مجلس نے جدید حالات و تفاہوں پر
پیدا شدہ نئے مسائل و خطرات پر روشنی دلائے
ہوئے طبلاء کو مظاہد میں وست پیدا کرنے
کا مشورہ دیتے ہوئے فرمایا، زمانہ بڑا بے
مردت ہے اس کو اپنے سفر سے کام ہے کسی
ج قوم اس کا مزاج پہنچاتی اور اپنا حاضر
زرت ہے وہی کامیاب ہوتی ہے اور جو زمانے
کے بدلتے ہوئے تیور سے چشم پوشی کرتی ہے وہ
ناتکام و نامرداد اور اپنے اسلام کے — لئے
پاعت رسوائی ہوتی ہے۔

۲۸ ذی الحجه کو سابق داس چاند مسلم یونیورسٹی
علیحدہ یہرالدین طیب جی کو اولاد یونیورسٹی
یونیورسٹی علیحدہ کی طرف سے کتب خانہ دارالعلوم
ندوۃ العلماء کے دیسجہ بالی میں ایٹ ہوم دیا
جی جس میں شہر لکھنؤ کے اعیان کی بڑی
تراد نے شرکت کی ذاکر اشتراط حسین صاحب تبریز نے
انگریزی میں ایک پاس نامہ پیش کیا، طیب جی
نے انگریزی میں شکری ادا کرتے ہوئے پاس
نامہ کے جواب میں ایک مختصر تقریر کی۔
دارالعلم کے سفراء مختلف علاقوں کو روز
ہر چکے ہیں اپنے خیر حضرات تقدیم فرمائے
دارالعلم کے نالی مسائل کو حل کرنے میں حصیں
دارالعلم کے کامیابی کو حل کرنے میں حصیں۔

شفیق بنے نواکی زندگی کیا
کرم فرمانہ کوئی مہرباں ہے

بذریعہ شریعہ محدثین نے تاریخ ایساں ایساں یہیں چھپا کر ندوۃ العلماء کی
سے ثابت کیا۔

قصہ مسائل

کوئی پیغمبر اگر انہا مناسب نہیں۔ کیونکہ اگر لوگ کسے والدین کے
پاس آ جائیں تو جو خود ہی دیجئے۔ اگر ان کے
پاس اتنا نہیں اور اخوضون نے اس کی ناگزیر پر گھن من
گھن سے پچھے کے لئے دیا تو ایسا خرق نہ ہے۔ اور اکثر
اتفاقات ایسے موقت پر سردی ترقی کی بھی فہرست اتھی ہے

اور یہ بہت بی برا ہے۔ اس پر سخت و عید آئی ہے۔ نیز
سلامی ایک درج ہے جس کا کارک لازم ہے بصر اگر اس
طریقہ پر پہنچتی ہے کہ لوگ اس کو بلکہ سمجھ کر دیتے ہیں تو اس
نے سب سے بیباں دس روپے دیتے ہیں۔ اب مجھ پر پرستی
ہیں اور محبوب کو اس کے بیباں شادی میں بھی دس روپے
دینا ضروری ہے تو ایسی سلامی جس سی غلط طریقہ پر
ترقبہ لینا پڑت درست نہیں۔

(۱) دوسری اشیاء کا مطلب غلط ہے، لوگ کسے
والدین کو ان پیغمبر نہیں کے دینے پر بخوبی نہیں کیا جاسکتا
اس لئے لوگ کو چاہئے کہ جو پیغمبر دو خود خوشی سے دے
دیں اسکو بیک پیغمبر کو تھریج کیا ہے۔ اگر وہ بھی کو تھری
— نہیں کے جاتا اور نہ اس کے حقوق اس کے لیکے ہیں
ادا کر کے پر تیار ہوتا ہے تو لوگ کو تلاقی کا مطلب کہا جائے
ہے۔ اگر شہر تلاقی نہ دے تو جس طرح بھی ملنک ہو جائے
بھروساف کر کے یاد پیغمبر کا لائے دے کہ تلاقی حاصل
کر لے یا پھر خلیل کر لے، اگر کوئی صورت ملنک ہے تو لوگ کی
کوئی صورت کر دیتے پڑے کہا اس نیت سے

(۲) حکم سلم کی عدالت میں درخواست دیکر نکاح فتح کر کی
بکد مہر کا تقریر تو ایک رواجی بات ہے، ایسا سمجھنا کیا
ہے، اگر حکم سلم نہ ہو تو شرعی بیجا بات ہے جیسی کہ از کم
ایک سنت بحالہ نہ اس عالم کا ہونا ضروری ہے۔ رسالہ
حید ناجزہ کی شرائکا پر نکاح فتح کا لے، برادری کی
عام بیچات کافی نہ ہوگی، شرعی بیجا بات کا مطلب
اور خوجہ مقتضیت کا حکم رسالہ حید ناجزہ میں نہ کوئی
دھیکہ کر عمل کریں۔

(۳) دو سکے دیوں کی طرح مہرباں ایک دن
ہوتے ہیں؟

(۴) ۶ جب پڑھا کہ دن کی بیچتے کے بعد جو گھر گئے یہیں
ہیں ہوتا، مہربہت زیادہ نہیں باندھنا چاہئے، شہر کے
انصال کے بعد بھوپالی از کے سے مہربوں کو مول کر سکتی ہے اور
بھوپالی بھنا کیسا ہے؟

(۵) کوئی بیکر کے دن اور بیکر کے دن کو
یہیں سے یا شہر سے وہیں کیا جائے اور بھوپالی
کوئی خرابی یا خلل و احتیاط نہیں ہوتا۔ مہرباں کی تقریباً
ایک سو بچاں تو کل جاندی ہے۔

(۶) میز گرم کے اعتبر نہ ہوگا۔ فقط خوبصورت زندگی خدا کے
کو دکھانا اس پر سخت و عید آئی ہے اس نے اس سے

استفتاء ۱۔ مفہوم ایک میتین حب ذی
مذہبی کے زیدتے خدا غذا ہے بیوی کے رہتے ہیں اپنی
سال سے ناجائز نکاح قائم کر لیا تو کیا اب اس کی بیوی حرام
ہے بھی۔ اور اگر حرام ہو گئی تو کیا کوئی صورت حلت کی ہے کیتی
ہے۔ نقطہ۔ (میندا بالکتاب وجہ عذر یہم اصحاب)

استفتاء ۲۔ کیا فراستے ہیں علاوہ دین و مذاہب
جیزیز میں گھریلو گھری، سائیکل، ریلی یا کامگان نہیں
کیا کہ کبک جب تک ایک بزار و پوسٹ میں موجود
ہے کیا یہ مانگنا السوال ذلیل میں دھلیں۔

الجواب ۱۔ ہوا المصوب۔ زیکو چاہیے اسی پڑھو
کے لئے بھر نہیں گئی ہے۔ شوہر کپتا ہے کہ جب تک
ریلی یہ، گھریلو، سائیکل میں دی جائے کی اس وقت تک
کوئے، اور تو بستغفار کرے، سالی کی عدت (ایک برات
ماہواری آنے) تک مکملہ بیوی سے تلقیات قائم نہیں
ہو سکتا ہے جس کی عدت کے بعد مکملہ بیوی سے تلقیات
کوئی ہے جس کی وجہ سے جوان جوان را کیا باد جو دو
مکوئہ ہوئے کے دلیل دوستی سے عردم ہیں۔ ایسا
کرنے والا کیسا ہے؟ محمد نہ نہ تو ہیں ایسا لڑعت

استفتاء

استفتاء ۳۔ مسند کے مسلمین کیا فراستے ہیں کہ
بکد مہر کا تقریر تو ایک رواجی بات ہے، ایسا سمجھنا کیا
ہے۔ کیا اس کی وجہ سے کوئی خلل نکاح میں ملزم ہے کہ اخراجی
ہوتا، اس وقت بندہ مستان سکر میں مہربانی کی مقدار ایسا
یہ عام بیچات کافی نہ ہوگی، شرعی بیجا بات کا مطلب
اوہ خوجہ مقتضیت کا حکم رسالہ حید ناجزہ میں نہ کوئی
دھیکہ کر عمل کریں۔

الجواب ۱۔ مسند کے مسلمین عرض یہ ہے کہ اسی اگر
بابا پندرہ دن سے کم ٹھہرے کی نیت سے جاؤں یا
کوئی دوسری صورت صافت شرعی کی پیدا ہے تو یہاں
ثناہ بابا کے مسافر ہوں گا۔ جبکہ میری کوئی نکالت
والد ماحب ہی کرتے ہیں۔ میری صافت کا احصار
والد ماحب کی سکونت اور ویسے اور بیکر کے دن پر ملے ہیں تاکہ
پدن کا میں صاف ہو جائے اور بدن زرم ہو جائے، اور
تیل بلدی لئے دیاں عربات اور غیر عربات دونوں پی
ہوتی ہیں کیا یہ درست ہے۔ پیشہ تو کوئی

الجواب ۲۔ سکونت نہیں ہے اسے پندرہ
ہو المصوب۔ وہ مقام جسے
ان سے کم کے لئے جب آپ دہاں جائیں گے تو سائز ہوں
گے، اپنی نیت کا اعتبار ہے والدین کی نیت اور

الجواب ۱۔ تحریک میں ہیں۔ مامہ و مصلیاً۔ ان باقیوں کا ثابت

کو دکھانا اس کا اعتبار نہ ہوگا۔ فقط خوبصورت زندگی خدا کے
کو دکھنا اس پر سخت و عید آئی ہے اس نے اس سے

بِرَوْم

از خاک و رشاست

ساقیہ مخفی کتاب میں پیش کیا۔ نظم تجارت (ص ۲۷)۔
حصول زین (مت) طریق خاتم سازی (مت) مزدھ
کے مسائل کا حل رونٹک (نظم) کامرس ملک نظام کمپنی
(روز) نذر سری کا قیام (مت) امریکہ کا فناہ (مت) بھی
علماء کی تربیت و تحقیقت (مت) شیری دینی نظام پیاس
اور بیوی معاشرہ کا حل (ص ۲۳) رہائی زیستی پر
سلطان کا طریق (مت) بریاست کی سرکاری زبان (لکھ)
قاویں سازی کے طریق (ص ۲۳) فوجی و عکری تربیت
ظفرا (ص ۲۳) ریاستی جنگ (انگلیک) (ص ۲۳) وغیرہ
دیگر مسائل برداشت نظر پر انجمن کردہ۔ وہ امریکی کے
آگے بریاست شے قیام، افادہ کا تحمل خاک پیش کیا۔
نوم کے نام اس کا آخری بنیام حسب میں تھا۔

کالا میں ہے
ہرzel بیوی کو شیخ

تفیودر ہرzel اور بریاست اسرائیل کا بیوہ

ہرzel بیوی کو شیخ

کے حب ذیلی بیوی میں نشانہ ۱۸۹۴ میں پیدا ہوا
ہرzel بیوہ اپنے میں دفاتر پائی۔ ہرzel نے جب
اور ۱۸۹۵ میں خالص کی خالص مذہبی نفرت کا اجاہ
شوری کی تکمیل کیوں تو بیوہ قوم کو خدا کا آغاز اور بیوہی قوم
(۲۴) یہو میں فتنہ تباہ کی آغاز اور بیوہی قوم
وہات کی تکمیل میں بنتا دیکھا، ہرzel کا دل تراپ
کی بیگ دُر کیوں کی دریافت (ڈل کا اس) آبادی کا مقابل
انیں تیادت کی، اس کی تیادت کا سارا زندگی میں پر
رہا۔ صیونیت کے مقاصد کی وفاحت کرتے ہوئے اگر میں
نے اپنی کتاب میں فرم دیوہ کو روات امیر اہل میں تھے
جن اور جوانی ۱۸۹۵ میں اس نے بریاست بیوہ کا
کا انکار (ص ۲۵)

۱۸۹۶ میں عامہ ڈینی طبقہ عیاسیوں سے زیادہ
سددہ جرمی زبان میں لکھا۔ فروہی ۱۸۹۶ میں یہ تھا۔

ستھا۔ ہرzel وفات کے ساتھ لکھنے کے، اک
اسرائیلی قوم کی زندگی کا باشیں بن کر منظر عام پر آئی۔

بریاست کا ملک خاک کہ ہرzel نے پیش کیا، یہ کتاب بورب
کا ہر زبان میں شائع ہوئی، اس کا انگریزی تحریر ریاست

بیوہ کے کام سے شائع ہوئے۔

بیوہ کے فلاٹ میںی نفرت کی تخلیل کے بعد ہرzel
تین تابع پر بیوہ پس کا جل کا شریکہ کتاب مذکور
میں بھی کرتا ہے۔ سیکی نفرت کے دہ تین ایک اس باب

شایستہ کر دیتے ہیں۔

بیان کرتا ہے۔

تاریخ کے غاب علم کے سبب دیکھ پڑے

میں اس حیثیت عزیزیکی برقرار رکھا۔

۱۸۹۷ میں بیوہ کو حشرہ کی میں کیا کہ دنیوں تک

میں بھی کوچھ تباہی کی جانی کا بھی دینیار

کی میراث فرادری جاری ہیں۔

ہر جاں یہی میں نفرت کے بعد سمجھی نفرت

مزید بھروسی۔ پیغمبر کے طور پر ستر قبیلے پر سے اعلیٰ پیار

پر بیوہ دیوں کا کوچ شروع ہوا۔ کچھ بیوہ دیوں نے

نکارے کچھ تباہی کی جس دیواری روس، پولینڈ کے بھروسی

اویکیہ بھائی۔ ۱۸۹۷ میں اکہ بیوہ ای امریکی بھروسی

اویکیہ لکھان کی تھی اور بریاست اسرائیل کو کہا کہ دیں کہ

۱۸۹۸ میں بیوہ کو مختلف بیوی اور ایسا

کی دیانتہ کو شیخ کی مذہبی اقوام میں دعویٰ کرنے

کے دلیل ایسا تھا کہ دنیا کی ایسا

اجازت نہیں تھی کہ

بریاست اسرائیل کا ملک فاکہ ہرzel نے کامیاب کے

۱۸۹۸ میں بیوہ کو مختلف بیوی اور دوست ایسا

دھنچا جو حضرت شہید کی طرف رجع نہ ہے۔ کی
تو خارجہ اسلام ہو چکے تھے اور بکثرت نازل سلوک مکاریہ
تھے۔ مولانا ناجیہ العلی صاحب بھی اپنے بزرگوں کے ہمراہ
حضرت شہید کی خدمت میں پہنچے اور بیت سے سفر فراز
ہوتے تھے لیکن ان کی بہرائی میں وہ بکر برجت جادا کے
سلسلہ میں باہر نہ جاسکے اور زیادہ شرف صیحت نہ اٹھا
سکے تو مولانا محمد علی داپوری سے تربت حاصل کی اور
ان کی خدمت میں رہ کر نازل سلوک طے کیں جن آنکھیں
سے ناگزیر میں مولانا عبداللہ مرشدہ دار کے عجده پر
فائز ہوئے، اسی زمانہ میں حضرت مولانا محمد علی داپوری
ایک عورت نک ناگوہ میں قائم پذیر تھے اس نے تربیت
خدمت و صحبت کا زیادہ محظوظ ملا اور مولانا عبد العلی
نے اسکو باغیت جان کر خوب فائدہ اٹھایا۔

شادی حضرت سید احمد شہید کے بنی احالم
میں مولانا محمد ظاہر ایک بزرگ تھے
اور علم و فضل میں یا گذرا روزگار اے برلنی، غازی پور
اعلم گلکھ، جونپور میں ان کے تناولی اور فیضیلوں کا براہ
اعتبار تھا، وہ حضرت سید احمد شہید کے خلف میں ڈرامہ
رکھتے تھے، ان کی دو صاحب زادیاں ایسے ہی کی دیکھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور صاحب فضل و کمال خیز طلاقت تھے۔

مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور صاحب فضل و کمال خیز طلاقت تھے۔

مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور صاحب فضل و کمال خیز طلاقت تھے۔

مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور صاحب فضل و کمال خیز طلاقت تھے۔

مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور صاحب فضل و کمال خیز طلاقت تھے۔

مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور صاحب فضل و کمال خیز طلاقت تھے۔

مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور صاحب فضل و کمال خیز طلاقت تھے۔

مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور صاحب فضل و کمال خیز طلاقت تھے۔



(مولانا محمد ثانی صاحب حسنی میں بروضہ)

لکھنؤتے تقریباً ۱۸۷۰ میں دو مشترق
جاتی میں ایک نصیر آباد نام کا ایک مشہور
عمر علی تھا۔

تعلیم و تربیت دیوار میں ایک ایک
بزرگ نہ تھے ہیں ان کی بھی حضرت نامی میر محمد
کے دو نویز نامی میر محمد عالمی میر احمد نامی
یہ علی عربی خارجہ دیکھیں تھے اور حضرت شاہ
ایک بلند مرتب شخصیت کے مالک تھے اور حضرت شاہ
علی عربی علی عربی میر محمد عالمی میر احمد نامی
مولانا نیز میر محمد عالمی میر احمد کے پوتے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان

خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاحب درس عالم تھے
مولانا محمد اسحاق ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
اور خارجہ ایک بڑے بامکان ایک بڑے بامکان اور صاحب علم و فضل
بزرگ نیز ان کے دو صاحب زادے حضرت دیوان
خواجہ احمدزادہ علامہ بیات اند دادل الدار حضرت
سید احمد شوری کے خلیفہ اور صاح



کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کرنے
کے لئے اور ان پر عمومہ حاصل کرنے کے
ذریعہ تلاش کرنے کے لئے برابر خلائی
تجربے کئے جا رہے ہیں اور ابتدائی
خلائی سفر ویں کا تائنا بندھا ہوا ہے۔
چاند کرہ ارض کے گرد ایک بینیوں
محور پر گردشی کرتا رہتا ہے اس کی کرہ
ارض سے ربع کم دوری ۴۵ میل ۲۲۱
اور ربع زائد دوری ۲۱۰ میل تک ۲۵۲

اجسامِ فلکی میں چاند اور سورج بہشت
سے انسان کی توجہ اور بھیپی کے مرکز رہے
میں، آفتاب میں تمازت ہے، تہر و جلال
ہے، اسلئے انسان ہمیشہ اس سے خوفزدہ
رہا ہے شاید ہی کبھی کے دل میں یہ آرزو
ہوئی ہو کہ دہ اس کا سفر کرے، لیکن ماتباً
— میں حسن و جمال ہے، دلکشی دل ریائی
ہے، کبھی وہ قمر ہے تو کبھی بدر، کبھی نور
ہے تو کبھی بقعہ نور، لمبذا فطری طور پر ان
کے دل میں چاند کے بارے میں سب کچھ
جانئے اور اس پر پہنچنے کی خواہش رہی
ہے، کچھ پوچھئے تو چاند سے انسان کا قلبی تعلق
کہ کہاں سے ملتا ہے جو کہ درستگان

卷之三

سے یہودی پشاہ گرینوں کا انابندہ بہا ۱۹۳۲ء تک
ان کی آمد پر پابندیاں رہیں جس سے یہود کافی۔
پر دل رہے نہ ۱۹۳۱ء سے
ان پابندیوں کے پابند ۱۹۳۱ء سے
تک غیر ملکی امریکیہ آتے رہے ان میں پ ۱۶۱، ۲۹۷ یہود کی
تحقیق، یہاں آتے ہی ان کی جمیعت بن اور حصول
ارض فلسطین کے منصوبے تیار ہونے لگے و فرم دینے والے
بڑے بڑے بنک امریکیہ میں کھلے جو کم مایہ یہودی تاجر ہو
کی مدد کرنے لگے، یہاں رفاه عامدہ کے ادارے کھلے اور
یہودی تعلیمی یا سیاست میں دچپی لینے لگے یورپ کی حال
یہودی اور ہی کی مدد اور تعاون کی محرکیک چلائی۔
ساتھ ہی ان کی یا سی آزادی کا مطالبہ شروع کیا۔

یہ امر قابلِ نجات ہے کہ ان پیغمبر بربادیوں کے
باوجود یہود قومِ علیٰ تحقیقات میں ہر تن صرف ہی
 مختلف مالک ہیں نہ ہیں اور علمی رسائل و مجلات شائع
 کئے۔ مادری زبان کو ترقی دی۔ ۵۵م جلد وی میں یہ کہ
 انسیکلو پیڈیا شائع کیا، علمی مرکز اور ان کے دنیا
 ۱۹۴۰ء میں یورپ سے یونیورسٹی نتھیں کر دیتے گے۔
 ۱۹۴۸ء میں بلغاریہ میں چھاس نہر افراد یہودی
 کی آبادی ہتھی جس میں رغاہ عاصہ کے قتلہ بیانی
 اور سرگرم کارتے۔ (باتی)

هادی صلت

تم حضور کے ہمنونہ پر بننا شروع کر دو جتنا
بننا ہو گا بن جائے گا اور ہم بننے والا نہیں
ہو گا اور بننے والوں کے لئے رکاوٹ بنے گا
خدا اس طرح تو ٹردے گا جیسے اندرے کے
چھلک کو توڑ دیتا ہے، تم جن کو بڑی طاقتیں
کہتے ہو خدا کے نزدیک ان کی حیثیت کردا ہوں
کے جائے کے برابر بھی نہیں ہے، اس دنیا تیں
پاکیزہ انسانوں کے ہونے کی وجہ سے کڑا ہوں کے
برکت سے بڑے جائے بڑھنے تھے جب حضور کی کسی سے
پاکیزہ انسان بن گئے تو خدا کے عذاب کی ایک
مجاز سے فارس کے جائے ھمان کر دیے گئے تھے
بانکل سی صوت رکس ادا ملک کی بھگتی

ہٹلر اور قوم دیہو

ادبیہ مالک عذاب
یہیں عالمگیر جنگ میں جرمی چور ہو گیا تھا۔ ہر دل قین تھا کہ جنگ مظہم میں جرمی کی رشکست اور تباہی فلکدار اور خدا، یہودیوں کی سازشوں کا تیجوں تھا۔
۱۹۴۷ء میں یہ کامپانسل ہوا۔ اس سے پہلے یونیپ کی
سال ۱۹۴۶ء سے ۱۹۴۸ء تک ایسے تو ان نامذہ ہوئے جن